سوال

میرے ایک دوست نے ریاض سعودی عرب میں مقیم ایک لڑکی سے شادی کی جواپنے گھر والوں کے ساتھ رہتی ہے، لیکن یہ عقدنکاح رجسٹر نہیں کروایا گیااور نہ ہی کسی عالم دین کے سامنے ہوا ہے، بلکہ دولہا کے دوستوں کی موجودگی میں جن میں سے ایک بطور مولانا صاحب اور دوسرے دو گواہوں کی صورت میں لڑکی کے والد کی موجودگی میں نکاح ہو، اور یہ عقد نکاح لکھا بھی نہیں گیا یہ علم میں رہے کہ ڈیڑھ برس بعد لڑکی مستقل طور پراپنے ملک واپس چلی جائیگی اور اس وقت دولہا اسے طلاق دے دیگا کیونکہ لڑکی کے والد نے شرط رکھی ہے کہ یہ نکاح اس وقت تک قائم رہے گا جب تک وہ ریاض میں ہیں، اور جب وہ یہاں سے جائینگے تو لڑکا لڑکی کو طلاق دے دیگا سوال یہ ہے کہ: اس قسم کی شادی کا حکم کیا ہے؟ دولہا کے دوستوں نے جو کچھ کیا ہے اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب

الحمد للہ

اول:

اگر تو شادی موقت ہو یعنی اس کا وقت مقرر کیا گیا ہو مثلا ایک ماہ یا ایک برس یا پھر تعلیم یا اقامہ ختم ہونے وغیرہ تک تو یہ نکاح متعہ کہلاتا ہے جو کہ جمہور اہل علم کے ہاں باطل اور حرام ہے، اور اس کے حرام ہونے پر اجماع بیان کیا گیا ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"(نکاح متعہ جائز نہیں) نکاح متعہ کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے معین مدت کے لیے نکاح کرے مثلا کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کی شادی ایک ماہ یا ایک برس یا پھر موسم ختم ہونے یا حاجی آنے یا اس طرح کی کوئی اور مدت تک کی، چاہے وہ مدت متعین اور معلوم ہو یا پھر مجہول ہو معلوم نہ ہو تو یہ نکاح باطل ہے

امام احمد نے اس کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے: نکاح متعہ حرام ہے.... عام صحابہ کرام اور فقھاء کا یہی قول ہے، اور اس کی حرمت عمر اور علی اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی ہے

ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

متعہ کی حرمت کے قول میں امام مالک، اور اہل مدینہ اور اہل عراق میں ابو حنیفہ اور اہل شام میں اوزاعی اور اہل مصر میں لیث اور امام شافعی اور سب اصحاب الآثار شامل ہیں" انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (136/7).

یہ نکاح حرام ہے کسی شخص کے لیے بھی یہ نکاح پڑھانا اور اس میں گواہی دینا اور ایسا نکاح کرانا جائز نہیں

اور جس شخص نے بھی ایسا کیا اور اس میں حصہ لیا تو اسے اپنے اس فعل پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور اسی طرح اس مرد اور عورت کے مابین تفریق اور علیحدگی کر دینی چاہیے

دوم:

نکاح متعہ کی ایک اور بھی صورت ہے وہ یہ کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ ایک مقررہ اور معین وقت میں اسے طلاق دے دیگا

ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ : پہلی صورت میں شادی کے وقت پر اتفاق موجود ہے ، وہ اس طرح کہ جب وہ مدت اور وقت ختم ہوجائے تو نکاح بھی ختم ہوجا ئیگا اور طلاق کی ضرورت نہیں رہے گی

اور دوسری صورت میں یہ ہے کہ شادی کی مدت مقرر نہیں لیکن شرط رکھی جاتی ہے کہ معین وقت میں طلاق ہوگی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" (اور اگر وہ اس شرط پر عورت سے شادی کرے کہ وہ اسے معین وقت میں طلاق دیگا تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا) یعنی : جب عورت سے اس شرط پر شادی کرے کہ وہ معین وقت میں طلاق دیگا تو یہ نکاح صحیح نہیں چاہے وہ وقت معلوم ہو یا مجہول مثلا : یہ شرط رکھی جائے کہ جب اس کا باپ یا بھائی آئے تو اسے طلاق دی جائیگی

کیونکہ یہ شرط نکاح کے باقی رہنے میں مانع بن رہی ہے اس لیے یہ نکاح متعہ کے مشابہ ہوا " انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (137/7) .

مستقل فتوی کمیٹی سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنے ملک سے دور سفر پر ہو اور ایک عورت سے شادی اس شرط پر کرے کہ جب وہ اپنے ملک واپس جا ئیگا تو اسے طلاق دے دیگا ؟

تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" خاوند کے واپس سفر کرنے تک نکاح جائز نہیں ، کیونکہ یہ نکاح متعہ ہے اس لیے کہ نکاح اور شادی کی مدت خاوند کے سفر کے ساتھ محدود کی گئی ہے " اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (444/18) .

سوم :

جب عقد نکاح میں شروط اور ارکان پوری ہوں یعنی ایجاب وقبول اور خاوند اور بیوی کی رضامندی اور ولی کی موجودگی اور گواہ ہوں تو نکاح صحیح ہے ، چاہے وہ نکاح رجسٹر اور تصدیق نہ بھی کرایا جائے ، لیکن یہ ہے کہ تصدیق اور رجسٹر کرانا اہم ہے کیونکہ اس طرح خاوند اور بیوی اور دونوں کی اولاد کے حقوق محفوظ ہوجاتے ہیں ، اور نکاح رجسٹرار یا قاضی کی عدم موجودگی کوئی نقصاندہ نہیں ، اور اسی طرح دوستوں میں سے کسی ایک شخص کا عقد نکاح پڑھانے میں بھی کوئی ضرر نہیں ہے

عقد نکاح کی شروط اور اس کے ارکان کی معرفت کے لیے آپ سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

لیکن صورت مسؤلہ میں جس طرح عقد نکاح کیا گیا ہے وہ حرام ہے صحیح نہیں ، اس لیے جس شخص نے بھی عقد نکاح کیا اور گواہی دی ہے وہ اس حرام فعل سے توبہ کرے

واللہ اعلم